نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راشد الحق سمیع

ماہنامہ الحق کی مسلسل اشاعت کے پچاس برس

اہداف، خدمات اور نتائج

الحمدللہ ماہنامہ ''الحق'' نے اپنی زندگی کے پچاس سالہ طویل سفرِ علم و آگہی بڑی کامیابی اور استقامت کے ساتھ طے کرلیا ہے اور آج اس شمع حق کی ضیاء باریوں سے ایک عالم روشن اور ایک جہاں فیض یاب ہورہا ہے۔ یھدی اللہ لنورہ من یشاء اسی نعمت کبریٰ پر ہم خداوند کے حضور جتنا بھی اظہار تشکر و امتنان کریں تو یہ کم ہوگا۔ اس کی ابتداء کے وقت دارالعلوم حقانیہ، حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ اور اس کے بانی حضرت والد مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے جن مقاصد اور اہداف کا تعین کیا تھا وہ اہداف واغراض الحمدللہ بہ تائید ایزدی قارئین ''الحق'' اور اس کے لکھنے والوں کے پیہم، تعاون کے نتیجے میں اکثر حاصل ہوئے ہیں۔ ماہنامہ ''الحق'' ابتداء سفر میں صرف ایک نشانِ منزل اور ادب ودانش اور فکر وشعور کا فقط ایک استعارہ تھا اب مقام شکر ہے کہ وہ خود ایک منزلِ مراد منزلِ مقصود اور ایک مکمل مکتبِ فکر کا روپ دھار چکا ہے۔ الحمدللہ

ادارہ کی نصف صدی کی خدمات آج آسمان علم وصحافت پر شمس تاباں کی صورت میں ضوفشاں ہیں۔ پاکستان و ہندوستان سمیت دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اس کے قارئین اور خصوصاً اس کے لکھنے والے حضرات کا تعاون نہ صرف ہمارے لئے زادِ سفر بلکہ مشعلِ راہ بھی ثابت ہوا، آج سے پچاس برس قبل بے سروسامانی اور صوبہ خیبر پختونخوا کے دور افتادہ چھوٹے سے پٹھانوں کے گاؤں سے زبان اردو کے مجلّے کا اجراء بظاہر تو جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ لیکن یہ دارالعلوم حقانیہ کی کرامت حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کی شبانہ روز دعائیں واخلاص اور حضرت مولانا سمیع الحق والد مدظلہ کا عزم صمیم اور علم و ادب اور زبان اردو سے خصوصی ذوق وشوق ہی تھا جو انہوں نے اس وادی پُر خار کو نہ صرف کامیابی کے ساتھ طے کیا بلکہ دنیا بھر میں اس کا لوہا بھی منوایا۔ حالانکہ اُس وقت ہندوستان کی مسندِ علم وعرفان اور شعر وادب کی بزم اپنے وقت کے قدآور ادیبوں، محققوں، صحافیوں اور بڑے بڑے رسائل وجرائد سے جگمگا رہی تھی۔ ایسے حالات میں اکوڑہ خٹک کی یہ ناتواں آواز نہ صرف کامیابی سے ابھری

بلکہ اپنے وقت کے تمام اکابرین نے اسے عصر حاضر کی اذانِ حق قرار دیا۔ ایک ایسی روح پرور بلالی اذاں جس نے ہمیشہ کفر وضلال کے بت کدوں اور ظالم و نااہل حکمرانوں کے ایوانوں میں صدائے حق کو نہ صرف بلند کیا بلکہ انہیں پیہم اپنی لطمہ ہائے حق کی بناء پر لرزائے رکھا، گوکہ اس راہ میں کئی مشکلات اور مصائب کی رکاوٹوں نے قدم بہ قدم پیراہن استقامت کو تار تار کرنے کی کوششیں کیں لیکن خداوند قدوس کی رحمتوں اور نوازشوں کے طفیل ہر رکاوٹ اور ہر مصیبت خود ہی دور ہوکر فناء ہوگئی۔ اور آج بھی یہ مشعل حق اپنا فریضہ کلمہ حق حسب سابق اور حسب روایت نبھا رہی ہے۔

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں   ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

اور   ہم پرورش لوح وقلم کرتے رہیں گے   جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

ماہنامہ ''الحق'' ہمیشہ سے مختلف الجہات ، موضوعات اور مقالات ومضامین کی اشاعت کو ترجیح دیتا رہا۔ قرآن' تفاسیر' احادیث اور سنت نبوی ﷺ کی تشریحات ، اسلام کی دعوت وتوحید' امر بالمعروف ونہی عن المنکر ، حضور اقدس ﷺ کی سیرت مقدسہ اور فرق باطلہ کا تعاقب اس کے بنیادی ستون رہے۔ اس کے علاوہ خود کو کسی خاص ایک موضوع یا خاص حلقے یا مسلک تک محدود نہ رکھا بلکہ اسکے ہمہ گیر موضوعات، عالمگیر مقالات' سیاسی تجزیے' علمی مضامین اور خصوصاً علم وتحقیق اور عصر حاضر کے جدید مسائل اور سائنسی تحقیقات وایجادات اس کی خصوصی دلچسپی کا باعث رہے۔ اسی خصوصیت کی بناء پر ہر مسلک اور ہر مکتب فکر نے ماہنامہ ''الحق'' کے صفحات کو اپنے رشحات قلم ، پاکیزہ افکار و خیالات سے ہمیشہ مزین فرمایا اور اپنی نگارشات کی اشاعت کیلئے اسے ایک بہترین پلیٹ فارم سمجھا۔ چنانچہ کافی عرصہ سے علمی حلقوں کی یہ خواہش تھی کہ ماہنامہ ''الحق'' کی پچاس سالہ خدمات پر ایک مفصل ضخیم اور تحقیقی خصوصی نمبر شائع کرنا چاہیے، جیسے کہ ناکارہ راقم الحروف نے دارالعلوم حقانیہ کی پچاس سالہ خدمات پر ''الحق'' کا خصوصی شمارہ اور اسی طرح پاکستان کے پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر، عالم اسلام اور اکیسویں صدی کے چیلنجز نمبر وغیرہ شائع کئے تھے، تو اب خود ماہنامہ ''الحق'' کی پچاس سالہ خدمات بھی علمی ، ادبی ، صحافتی حلقوں کے سامنے آنی چاہیے۔ گوکہ ایک لحاظ سے بظاہر یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا لیکن تحدیثِ نعمت اور متلاشیانِ علم وحق کے استفادہ واظہار کے لئے اس زیرغور تجویز کو قارئین الحق اور علمی حلقوں کے سامنے ہم رکھ رہے ہیں۔ اگر حسب سابق لکھنے والوں نے تعاون کیا تو ضرور اس تجویز اور علمی خدمت کے لئے سنجیدہ کوشش کی جاسکتی ہے۔ اس نمبر کی اشاعت کے سلسلے میں قارئین کی موقر تجاویز کا انتظار رہے گا۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل